راہِ عشق کے راز

احمد نام کا ایک لڑکا عمر قریب بیس سال ۔سویا ہوا اُس کے ہونٹ کپ کپا رہے ہیں ۔

نہ جانے کیا خواب دیکھ رہا ہے جس کی وجہ سے اتنا ڈرا ڈرا ہے۔ جب سویرے سویرے اُٹھ گیا تو سونچ رہا ہے

یا اللہ خیر کرے میں آج بہت ڈر گیا۔ نیچے دروازے پر دستک دیکر کوئی بولا رہا ہے ۔نیند کی وجہ سے پوری آواز صاف صاف سنائی نہیں دے رہی تھی۔رُکو رُکو کوں آ رہا ہو۔جلدی جلدی سیڑھیاں اتر کر دروازہ کھولا تو دیکھا کوئی بوڑھا آدمی بیک منگ رہا ہے

بوڑھا آدمی: خدا کے لیے مجھے کچھ دیدو

لڑکا:یہ لو بابا دس روپے

بوڑھا آدمی:خدا تیرا بلا کرے ۔دعا دیکر چل نکلا

ایک دن احمد اپنی امی سے بول رہا ہے

احمد:امی امی میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے مدرسے جانا چاہتا ہوں۔

امی بہت ہی نیک خاتون تھی لہذا

امی بولی: تھک ہے بیٹا تمھارے بابا جو کہ شہید ہوگئے ان کی امانت ہو تم جو تم چاہو ۔اچھا کوئی مدرسہ دیکھ رکھا ہے

احمد: نہیں امی پر آپ فکر نہ کرو میں کل جاؤ گا

امی:ٹھیک ہے پر دیان رکھنا راستے میں بہت لٹیرے ہے کہیں تمہیں نکسان نہ پہنچا دے ۔اچھا چھوڑو ان باتوں کو جاؤ اور سو جاؤ کل نکلنا ہے ۔میں تیاری کرتی ہو

اگلی سبھا احمد گر سے نکل گیا گوڈے پر سوار ہوکر۔ سفر کرتے کرتے رات ہوگئی۔راستے میں ایک سرایا دیکھا ۔خانے کی لیے اندر گیا ۔کھانا شروع کیا تو کوئی اسکے سامنے بیٹھ گیا ۔احمد کے پیسو پر نظر ڈالیں کہ رہا ہے کہا سے اہ رہے ہو اور کہا جانا ہے

احمد:جی جناب یہی پاس سے آیا ہو اور مدرسہ دوند رہا ہو

آدمی : ٹھیک ہے میرے ساتھ چلو

دونوں نکل گئے۔احمد اُسکی چال نہ سمجھ سکھا۔وہ آدمی اسے جنگل میں لے گیا ۔احمد بولا یہ کہا لائے تم مجھے ۔آدمی بولا بس یہی اگے مدرسہ ہے

جب دونوں اتر گئے گھوڑوں سے اُس آدمی سے احمد کے سر پر مُکا میرا

احمد بیہوش ہوگیا وہ آدمی دراصل چور تھا ۔ احمد جب ہوش میں آیا دیکھا تو وہاں پر کوئی نہیں تھا اسکے پیسے غائب تھے ۔راستہ بٹک گیا تھا ۔گھوڑا بھی تھک گیا تھا۔ابھ سفر پر پیدل چل پڑھا تاکہ کوئی آرام کی جگہ دوندھ سکھے ۔ تھوڑی دیر چلنے کی بعد دیکھا کچھ لوگ ذکر خدا میں مست ہے وہ ذکر کی زریے لگا رہے تھے ۔اُنکے سامنے کوئی بوڑھا آدمی تھا شاید اُن کا شیخ تھا ۔ تھوڑا پاس گیا تو احمد بولا بزرگوار کون ہو آپ

بزرگوار:خدا کے بندے ہے لوگ درویش کہتے ہیں

احمد :پانی ملےگا کہیں پر

بزرگوار:بیٹا کیا بات کر رہے ہو انسان کا وجود پانی ہے اسکے برعکس تم پانی ڈوند رہے ہو

احمد: جو کہ سب سمجھ نے سے قاصر تھا بولا بابا یہا میرے جان نکلی جا رہی ہیں آپ مذاق کر رہے ہیں ۔

مجبور تھا بیچارہ اُن کی ساتھ ساتھ چل پڑھا

ایک جگہ بزرگوار بولا پیاس لگی ہے تمہیں احمد بولا جی ہاں ۔بزرگوار نے اپنا اصا اٹھایا اور زمین پی مڑ دیا تو پانی کے امبار نکل پڑھے ۔احمد خوشی سے پیاس بجھانے لگا پھر بولا وہ یہ تو معجزہ ہے آپ کون ہو

بزرگوار:خدا کی راہ میں درویش ہے

احمد :پر درویش کوں ہوتا ہے

بزرگوار :درویش وہ سخص ہوتا ہے جو کچھ نہ ہونے پہ فخر کرے

تھوڑی دیر چلتے چلتے وہ درویش خوانے تک پہنچ گئے تو شیخ بولا احمد یہ ہے ہمارا فقیر خانہ چاہو تو آرام کر سکتے ہو احمد بولا تھک ہے

احمد اگلے دن جب اٹھا تو دیکھا شیخ حکایت سنا رہے ہیں باقی درویشوں کو۔ کچھ دیر بعد جب سب نکل گئے تو احمد آیا

احمد:شیخ میں آپکی بیعت چاہتا ہو مجھے قبول کرے

شیخ:یہا اؤ بیٹا اللہ نئے بیجھا میں نے قبول کیا

اچھا آج سی تم ذکر لا الہ الا اللہ کیا کرو گے

احمد:ٹھیک ہے محترم

شام کو نماز ادا کرنے کے بعد سب درویش واپس شیخ کے ساتھ بیٹھ گئے

شیخ بولا

اچھا تو تمہارا دشمن کون ہے۔یقیناً تم کہو گے شیطان ۔نہیں نہیں وہ نہیں ہے ۔اچھا تو پھر کون ہے ۔ہاں نفس کہتے ہے اُسکو ۔اچھا کیا چیز ہے یہ نفس ۔شیطان کا ہتیار ہے نفس ۔جس کی وجہ سے انسان گمراہ ہے،دولت کی پیچھے پڑا ہے ایک ایسے نخستا چیز ہے نفس ۔یاد رکھو صرف بت کو پوجنا شرک نہیں ہے بلکہ غیر اللہ کو ماننا بھی شرک ہے ۔چو کہ نفس بھی غیر ہے تو اسے ماننا بھی شرک ہے ۔یاد رکھو جب تم خود کو اللہ کے لئے وقف کردو اور اپنے دل میں کسی بھی شائع کو آنے کی اجازت نہ دو

اس وقت تم نفس لوامہ کی طرف جاؤ گئے ۔جہاں تمہارا نفس مطمئن ہوگا

پھر جب تم خود کو خدا کی عشق میں فنا کردو اور اپنے دل کو عشقِ خدا اور رسول سے بردو تمہارا نفس نفسِ مطمنینا بن جائے گا اور اللہ کی رحمت تم پر برس نہ شروع ہوگی ۔تم ولی اللہ میں گھنے جاؤ گئے ۔تو اے انسان جا اور اپنے نفس کو مار دے ۔

اگلا دن شیخ بولا

اچھا تو کیا راستہ ہے خدا تک جانے کا ۔عشق راستہ ہے خدا تک جانے کا

ابھ کچھ سال بیت گئے تھے احمد ابھ احمد درویش کے نام سے جانا جاتا تھا۔اُسکی امی فوت ہو چکی تھی ۔

ایک دن شیخ جو کہ ابھ بوڑھا ہوچکا تھا بولا احمد درویش آج سے میرے خلیفہ ہے ۔احمد جو کے ابھ عشقِ خدا میں مست تھا دُنیا سے پاک صاف ہوگیا تھا ۔یقیناً ولیوں کے

مقام پر پہنچ چکا تھا

"تعلیم کے لیے اسکول ہے پھر عشق کا بازار کیوں نہیں

خدا کی عشقِ میں دوبئی میخانے کیوں نہیں

جام ہے جگہ جگہ نشے کا پھر عشق خدا کا جام کیوں نہیں"

follow me on insta

مصنف سید زادہ